روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
منگل 11 ؍اکتوبر 2011ء 12 ذیقعد 1432 ہجری 11 ؍اخاء 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 233

رب ارض وسما کی پناہ

آنحضرت ﷺ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو یہ دعا سکھائی۔

اے اللہ سات آسمانوں اوران کے زیرسایہ ہر چیز کے رب اور سات زمینوں اور ان کے اوپر جو کچھ آباد ہے اس کے رب اور شیاطین اوران کے گمراہ کردہ وجودوں کے رب تو اپنی تمام مخلوقات کے شر سے میری پناہ بن جا کہ کوئی مجھ پر زیادتی کرے۔ تیری پناہ عزت والی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات حدیث نمبر 3445)

اللہ کرے کہ ہم ایسی دعائیں کرنے والے ہوں جو عرش الٰہی کو ہلا دیں

دعاؤں میں اضطرار پیدا کریں دعاؤں کے ساتھ ہفتہ وار نفلی روزہ کی تحریک

صبر اور حوصلے کی بڑی عظیم اور نئی داستانیں ہیں جو پاکستان کے احمدی رقم کر رہے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 7 ؍اکتوبر 2011ء بمقام ہمبرگ جرمنی کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7 ؍اکتوبر 2011ء کو ہمبرگ جرمنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ الٰہی سلسلوں کے ساتھ مخالفت کوئی نئی بات نہیں بلکہ ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔ حضور انور نے آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہؓ کے دور میں ہونے والی مخالفتوں کا تفصیلی ذکر کیا۔ پھر فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو جب آپ کے ساتھ چند لوگ تھے اس ظالمانہ مخالفت سے گزرنا پڑا، آپ کے ماننے والوں کو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا، یہاں تک کہ اپنے مریدوں میں سے دو وفا شعاروں کی زمین کابل میں راہ مولیٰ میں جان قربان ہونے کی خبر بھی آپ کو سننا پڑی اور یہ صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ اس قسم کا ایمان یعنی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب جیسا ایمان حاصل کرنے کیلئے دعا کرتے رہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت پر آنے والے ابتلاؤں کی شدت ہمیں استقامت کے نمونے دکھانے کی طرف توجہ، فتح وظفر کی راہ ہموار کرنے، ہمیں ترقی کی طرف بڑھانے اور ہمیں خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مزید مضبوط کرتے چلے جانے کیلئے آتی ہے۔ یہ ابتلاء ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دلانے کیلئے آتے ہیں۔ بے شک یہ زمانہ علمی جہاد کا ہے اور براہین اور دلائل کی اہمیت ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ان براہین و دلائل سے جماعت کو لیس کر دیا ہے اور دنیا کا کوئی مذہب دین حق اور قرآن کریم کی عظیم الشان تعلیم کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اس وقت جماعت دنیا کے سامنے آنحضرت ﷺ کا خوبصورت چہرہ اور آپؐ کی سیرت کے حسین پہلو پیش کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ مخالفین کے آپؐ پر حملوں کے نہ صرف جواب دے رہی ہے بلکہ آپؐ پر اعتراض کرنے والوں کو ان کا اپنا چہرہ بھی دکھا رہی ہے۔ قرآن کریم پر اعتراضات کے جواب دے رہی ہے بلکہ قرآن کریم کی برتری دنیا کی دوسری مذہبی کتابوں پر ثابت کر رہی ہے۔ حضور انور نے اس بارے میں بعض مثالیں بھی بیان فرمائیں۔ فرمایا کہ ہمارے مخالفین اپنی مخالفت میں تمام حدود کو پھلانگ رہے ہیں۔ حضور انور نے پاکستان میں جماعت احمدیہ کی ہونے والی مخالفت کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بہرحال صبر اور حوصلے کی بڑی عظیم اور نئی داستانیں ہیں جو پاکستان میں رہنے والے احمدی رقم کر رہے ہیں۔ پس ان صبر کے جذبات کو نتیجہ خیز بنانے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائیں اور دعاؤں سے اپنی سجدہ گاہیں تر کرلیں۔ پاکستان کے احمدی خاص طور پر دعاؤں کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں اور ان دعاؤں کے ساتھ ساتھ ہفتے میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔ یقیناً اضطراری کیفیت میں کی جانے والی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ سنتا ہے۔ پس آج ہر احمدی کو مضطر بن کر دعا کرنے کی ضرورت ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے ہمیں دعا کے آداب کے بارے میں توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ دعا کرتے ہوئے کبھی تھک کر مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی نہیں کرنی چاہئے، خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کے واسطے ادب کا ہونا ضروری ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی بنیادی صفات رب، رحمٰن، رحیم اور مالک یوم الدین پر کامل ایمان ہو تو پھر ہی عبادت اور دعا کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ فرمایا کہ ہم مسیح موعود کے غلام ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے تسلی دی تھی کہ میں تیرے اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے دعویٰ سے لے کر آج تک مخالفتوں کی آندھیاں چلتی رہی ہیں۔ حضور انور نے جماعت احمدیہ پر مختلف وقتوں میں آنے والے شدید مخالفت کے ادوار کا تفصیلاً ذکر کرنے کے بعد فرمایا لیکن نتیجہ کیا ہوا کہ آج احمدیت دنیا کے 200 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ پس یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کا پیارا سلسلہ ہے۔ جس نے اپنے پیارے کو دین حق کی آبیاری کیلئے اس زمانے میں بھیج کر اس سلسلے کو جاری فرمایا ہے۔ پس اب یہ ہمارا کام ہے کہ اپنا فرض ادا کریں اللہ کرے کہ ہم ایسی دعائیں کرنے والے ہوں جو عرش الٰہی کو ہلا دیں۔ حضور انور نے آخر پر مکرم ماسٹر رانا دلاور حسین صاحب ابن محمد شریف صاحب آف شیخوپورہ کے راہ مولیٰ میں قربان ہونے، مکرم عبدالجبار صاحب ابن مکرم فضل دین صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ اور مکرم ناصر احمد ظفر صاحب ابن مکرم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اپنی حالتوں کی درستی اور دعاؤں پر پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 7 ؍اکتوبر 2011ء میں فرماتے ہیں۔

صبر اور حوصلے کی بڑی عظیم اور نئی داستانیں ہیں جو پاکستان میں رہنے والے احمدی رقم کر رہے ہیں۔ پس ان صبر کے جذبات کو نتیجہ خیز بنانے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائیں۔ دعاؤں سے اپنی سجدہ گاہیں تر کرلیں۔ ...... آج دعائیں ہی ہیں جو ہمیں ان لوگوں سے محفوظ رکھ سکتی ہیں۔

پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو میں خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ خاص دعاؤں کی طرف اب پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ساتھ ہفتے میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔ اسی طرح دنیا میں بسنے والے پاکستانی احمدی بھی اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کیلئے بہت زیادہ دعائیں کریں۔ اسی طرح دنیا بھر کے احمدی بھی جو پاکستانی نہیں ہیں وہ اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کیلئے بہت دعائیں کریں .... ہر احمدی خالص ہو کر ظالموں اور ظلموں سے نجات کیلئے دعا کرے۔ یہی ہمارے ہتھیار ہیں اور اسی کی طرف بار بار حضرت مسیح موعود نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔

مجھے یاد ہے خلافت رابعہ میں جب میں ربوہ میں تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مجھے ناظر اعلیٰ مقرر کر دیا تھا۔ پاکستان کے حالات کے متعلق دعا کی، حالانکہ اس وقت کے حالات آج کل کے حالات کا عشر عشیر بھی نہیں تھے۔ کوئی نسبت ہی نہیں تھی۔ خواب میں مجھے یہ آواز آئی کہ اگر سو فیصد پاکستانی احمدی خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائیں تو ان حالات کا خاتمہ چند راتوں کی دعاؤں سے ہوسکتا ہے۔ میں پہلے دن سے ہی جماعت کو توجہ دلا رہا ہوں کہ اپنی حالتوں کی درستی کی طرف اور دعاؤں کی طرف بہت توجہ کریں۔

خطبہ جمعہ

(حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے صراط مستقیم کی پُر معارف تفسیر کا تذکرہ اور احباب جماعت کو اہم نصائح)

حصول صراط مستقیم کی دعا اس ثبات قدم اور قوت کے حصول اور اس کا علم رکھنے کیلئے ہے جو مستقل مزاجی سے عبودیت کا حق ادا کرنے کے لئے ضروری ہے۔

اگر دعا نہیں کرو گے تو ہدایت کے راستے بھی بند ہو جائیں گے کیونکہ ہدایت بندہ اپنے زور سے حاصل نہیں کر سکتا۔ حقیقی ہدایت پانے والے وہ ہیں جن کی زبان ذکر الٰہی اور دعا سے تر رہے۔

سب دعاؤں سے مقدم دعا جس کی طالب حق کو اشد ضرورت ہے طلبِ صراط مستقیم ہے ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ جب یہ چیز ہو گی تو پھر تمہاری دنیا بھی دین بن جائے گی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر کام ہو رہا ہو گا۔

خالص ہو کر اپنی حالتوں کی درستی کرتے ہوئے اگر بندہ خدا تعالیٰ کے آگے جھکے تو وہی ہے جو انسان کی تمام حاجتیں پوری کرنے والا ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26/اگست 2011ء بمطابق 26/ظہور 1390 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ مورڈن۔لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

گزشتہ خطبہ میں میں نے حضرت مسیح موعود کی تفسیر کے حوالے سے سورۃ فاتحہ کی آیت اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن (الفاتحہ:5) کی وضاحت کی تھی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بڑا احسان ہے، بہت عظیم احسان ہے کہ اُس نے ہمیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جن سے ہمیں قرآنِ کریم کے گہرے معانی اور تفسیر کا علم ہوا۔ اُس کے بعد مجھے بہت سے خط آئے کہ ہمیں اس خطبے کے بعد اِیَّاکَ نَعْبُدُ......(الفاتحہ:5) کا جو عرفان حاصل ہوا ہے اور نماز میں اس دعا پر غور کرتے ہوئے پڑھنے سے جو لذت آئی ہے اُس کا مزہ ہی کچھ اور تھا اور ہے۔ بعض عربی بولنے والے عرب لوگوں نے لکھا کہ حضرت مسیح موعود کی کتاب ''کرامات الصادقین'' ہم نے پہلے بھی پڑھی ہوئی تھی لیکن خطبہ میں اس کے حوالے سُن کر جو عرفان حاصل ہوا ہے اُس کے بعد لگتا تھا کہ یہ پہلے نہیں پڑھا گیا۔ یقیناً حضرت مسیح موعود کا کلام ایسا ہے جس کی جُگالی کرتے رہنا چاہئے۔ بار بار جب یہ کلام سامنے آتا ہے تو نئے باب کھلتے ہیں، نئے اسرار و رموز کا پتہ چلتا ہے۔ رمضان میں ویسے بھی دعاؤں کی طرف توجہ ہوتی ہے اس لئے دعا کا جو مضمون ہے وہ دل کو جا کر لگتا ہے۔ دعاؤں کا یہ مضمون اور آپ کی تفسیر آج بھی جاری رہے گی۔ گزشتہ خطبہ میں مَیں نے ایک اقتباس پڑھا تھا اب مَیں اُس کا خلاصہ بیان کروں گا جس میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ میں خالص ہو کر اللہ کا عبد بننے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن میں عبودیت کے لئے قوت، ثابت قدمی، استقامت اور مستقل مزاجی کی دعا طلب کی گئی ہے۔ کیونکہ قوت اور ثباتِ قدمی بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی ملتی ہے۔ اگر قوت اور ثباتِ قدمی نہ ہو تو عبودیت کا حق بھی ادا نہیں ہو سکتا۔ عبادت کرنے کی اگر کوشش بھی ہو گی لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال نہیں ہو گی تو چند دن کی عبادت کے بعد پھر وہی عبادت میں بے قاعدگی، بے لذتی اور دل کے اُچاٹ ہونے کا عمل شروع ہو سکتا ہے۔ کئی لوگ لکھتے ہیں کہ رمضان کے ماحول کی وجہ سے عبادتوں کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔ ایک ماحول بنا ہوا تھا، اُس کے دھارے میں ہم بھی بہتے جا رہے تھے۔ رمضان ختم ہوا تو پھر وہیں واپسی ہو گئی جہاں سے شروع ہوئے تھے۔ نمازیں ہیں لیکن اُن میں وہ لذت اور ذوق نہیں۔ پس اس ماحول میں جب دعاؤں کی طرف توجہ ہے تو اللہ تعالیٰ نے عبادت میں ذوق شوق، قوت اور ثباتِ قدمی کی جو دعا سکھائی ہے وہ دعا بھی کرنی چاہئے تا کہ عبودیت کا صحیح حق ادا ہو اور ہمیشہ ہوتا چلا جائے۔ اگر ثباتِ قدمی نہیں تو عبودیت کا حق بھی ادا نہیں ہو سکتا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

''عبد بننے کی طرف توجہ اور ثبات قدمی کی طلب کے بعد پھر وہ کونسی اہم چیز ہے جو ایک مومن میں ہونی چاہئے''۔

اس بارہ میں میں نے جو اقتباس پچھلے خطبہ میں پڑھا تھا اُس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اہم چیز یہ ہے کہ ایک مومن کو یہ بھی پتہ ہونا چاہئے کہ وہ کس قسم کی قوت ہے اور وہ قوت کس طرح حاصل ہو گی، ثباتِ قدم کس پر ہو اور اس کا معیار کیا ہو؟ اگر اس کا علم نہ ہو، اگر عبد بننے کے لئے ہدایت کے راستے کی نشاندہی نہ ہو تو پھر انسان اندھیرے میں ہاتھ پیر مارتا رہے گا، اُسے پتہ ہی نہیں ہو گا کہ وہ کس قسم کی عبودیت کی تلاش میں ہے۔ اور وہ کیا چیز ہے؟ کونسی عبادتیں اُس نے کرنی ہیں؟ کیا چیزیں اُس نے مانگنی ہیں؟ کن راستوں کی اُس نے تلاش کرنی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس لئے ضروری ہے کہ علم اور ہدایت کی تلاش کے لئے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ کی دعا کی جائے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ انسان کی عبادت اور اُس کی کوشش میں برکت ڈالتے ہوئے ایک حقیقی عابد اور اللہ تعالیٰ کے راستوں کے متلاشی کو ہمیشہ ہدایت کے راستوں پر گامزن رکھے، اُس پر توفیق دیتا چلا جائے۔ پس اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم کی دعا اُس ثباتِ قدم اور قوت کے حصول اور اُس کا علم رکھنے کے لئے ہے جو مستقل مزاجی سے عبودیت کا حق ادا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اس کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ آپ کے ارشاد کے مطابق ان تینوں دعاؤں کا خلاصہ گویا یہ بنے گا کہ جب تک انتہائی اخلاص، انتہائی کوشش اور ہدایت

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

کو سمجھنے کی پوری صلاحیت حاصل نہ ہو جائے اُس وقت تک ایک حقیقی مومن کو، سچا عابد بننے والے کو آرام سے نہیں بیٹھنا چاہئے اور یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہم نجات یافتہ ہو گئے یا ہم نے اپنے مقصد کو پا لیا، یا خدا تعالیٰ کے پیار کے سلوک کے ان اعلیٰ معیاروں کو حاصل کر لیا جو معیار ایک مومن کا مطمح نظر ہونے چاہئیں۔ پس جب یہ سوچ ایک مومن کی ہو کہ ہم نے آرام سے نہیں بیٹھنا جب تک کہ ان راستوں پر نہیں چلتے تو پھر ایسے مومن کے قدم آگے بڑھتے ہیں، پھر (بیوت) میں دل لگتے ہیں، پھر نمازوں کی حفاظت کی فکر ہوتی ہے۔ پھر رمضان کے روزوں کا حق ادا ہوتا ہے۔ پھر رمضان کے بعد بھی عبادت میں ذوق کی اور شوق کی اور جس طرح پچھلی دفعہ میں نے پڑھا تھا کہ فرمایا ایک جلن ہونی چاہئے، اُس جلن کو حاصل کرنے کی کوشش رہتی ہے۔

گزشتہ جمعہ میں جیسا کہ مَیں نے کہا اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْن (الفاتحہ:5) کی وضاحت تو کچھ حد تک ہو گئی تھی اور اس کے مختلف پہلو جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائے وہ آپ کے سامنے رکھے تھے۔ آج حضرت مسیح موعود کی تفسیر کی روشنی میں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (الفاتحہ:6) کا مطلب، اس کے بعض گہرے مطالب، اس کے معنی، اس کی روح کیا ہے؟ وہ پیش کروں گا جن سے پتہ لگتا ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (الفاتحہ:6) کی جو دعا ہے وہ کس قدر وسیع ہے اور ہمارے ہر معاملے کا کس طرح اس دعا نے احاطہ کیا ہوا ہے؟ پہلے جو اقتباس میں پیش کروں گا اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہدایت پانے کے قابل کون لوگ ہوتے ہیں؟ وہ کون لوگ ہیں جنہیں ہدایت پانے کے صحیح راستوں کا پتہ چلتا ہے اور اُن راستوں پر چلنے کے لئے وہ کوشش کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ (یہ بھی کرامات الصادقین کا ہی حوالہ ہے جس کا ترجمہ پڑھتا ہوں)

''اور اس سورۃ میں (یعنی سورۃ فاتحہ میں) اللہ تعالیٰ اپنے (مومن) بندوں کو تعلیم دیتا ہے۔ پس گویا وہ فرماتا ہے۔ اے میرے بندو! تم نے یہود و نصاریٰ کو دیکھ لیا ہے۔ تم اُن جیسے اعمال کرنے سے اجتناب کرو اور دعا اور استقامت کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑو اور یہود کی مانند اللہ کی نعمتوں کو مت بھلاؤ ورنہ اُس کا غضب تم پر نازل ہو گا۔ اور تم سچے علوم اور دعا کو مت چھوڑو اور نصاریٰ کی طرح طلبِ ہدایت میں سست نہ ہو جاؤ ورنہ تم گمراہ ہو جاؤ گے اور ہدایت کے طلب کرنے کی ترغیب دی اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ ہدایت پر ثابت قدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا اور گریہ وزاری میں دوام کے بغیر ممکن نہیں''۔ (ہدایت پر ثابت قدمی جب تک مستقل مزاجی سے دعا نہیں کرو گے، گریہ وزاری نہیں کرو گے یہ ممکن نہیں ہے) فرمایا ''مزید برآں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ ہدایت ایک ایسی چیز ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی ملتی ہے اور جب تک کہ خدا تعالیٰ خود بندہ کی رہنمائی نہ کرے اور اسے ہدایت یافتہ لوگوں میں داخل نہ کر دے وہ ہرگز ہدایت نہیں پا سکتا۔ پھر اس امر کی طرف بھی اشارہ ہے کہ ہدایت کی کوئی انتہا نہیں اور انسان دعاؤں کی سیڑھی کے ذریعہ ہی اُس تک پہنچ سکتے ہیں اور جس شخص نے دعا کو چھوڑ دیا اس نے اپنی سیڑھی کھو دی۔ یقیناً ہدایت پانے کے قابل وہی ہے جن کی زبان ذکرِ الٰہی اور دعا سے تر رہے اور وہ اس پر دوام اختیار کرنے والوں میں سے ہو''۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 214)

پس ایک مومن کے لئے جو ہدایت کی تلاش میں ہے یہ ہدایات ہیں کہ دعا اور استقامت کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑو۔ یہ کبھی نہ چھوٹے۔ طلبِ ہدایت میں سست نہ ہو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ یاد رکھو! ہدایت پر ثابت قدمی، مستقل مزاجی سے دعا اور گریہ وزاری کے بغیر ممکن نہیں۔ اگر دعا نہیں کرو گے تو ہدایت کے راستے بھی بند ہو جائیں گے کیونکہ ہدایت بندہ اپنے زور سے حاصل نہیں کر سکتا بلکہ یہ خدا کی طرف سے ملتی ہے۔ پھر فرمایا یہ بات ہمیشہ سامنے رکھو کہ ہدایت کی کوئی انتہا نہیں ہے کہ ہم نے ہدایت پا لی اور جو حاصل کرنا تھا وہ کر لیا۔ ایک مقام پر پہنچ کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ مَیں مکمل طور پر ہدایت یافتہ ہو گیا۔ پس جب انتہا نہیں تو دعاؤں کی سیڑھی کی ہر وقت ضرورت ہے۔ پس ایک مومن کو یہ اہم بات یاد رکھنی چاہئے کہ صرف وقتی عبادت ہدایت کا باعث نہیں بنتی بلکہ حقیقی ہدایت پانے والے وہ ہیں جن کی زبان ذکرِ الٰہی اور دعا سے تر رہے۔ پس ان دنوں میں جبکہ ہمیں رمضان کی وجہ سے ذکرِ الٰہی کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے، دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے اسے مستقل اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ ہدایت کے راستوں پر ہمیشہ گامزن رہیں اور اس کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی ہم کوشش کرتے چلے جائیں۔ پھر آپ ہمیں صراطِ مستقیم کے معنے سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''صراط لغتِ عرب میں ایسی راہ کو کہتے ہیں جو سیدھی ہو یعنی تمام اجزاء اُس کے وضع استقامت پر واقع ہوں اور ایک دوسرے کی نسبت عین محاذات پر ہوں''۔

(الحکم 10/فروری 1905ء صفحہ 4)

یعنی کوئی کجی نہ ہو، کوئی ٹیڑھا پن نہ ہو، کوئی پریشان کرنے والی چیز نہ ہو، واضح اور سیدھا اور ایک مقصد کی طرف لے جانے والا راستہ ہو، یہ نہیں کہ ایک جگہ پہنچ کر انسان سوچے اور confuse ہو جائے کہ مَیں نے دائیں جانا ہے کہ بائیں جانا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کو پانے کا جو مقصد ہے، اُس طرف لے جانے والا راستہ ہو، اُسی راستے کو صراط کہتے ہیں۔ خطرے کی نشاندہی کرے، جہاں مڑنا ہے وہاں مڑنے کی طرف رہنمائی کرے۔

پھر آپ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (الفاتحہ:6) کے حقیقی معنی بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''(صوفی لوگ)...... اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کے معنی بھی فنا کرتے ہیں۔ یعنی روح، جوش اور ارادے سب کے سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہو جائیں اور اپنے جذبات اور نفسانی خواہشیں بالکل مر جائیں''۔ فرمایا ''بعض انسان جو اللہ تعالیٰ کی خواہش اور ارادے کو اپنے ارادے اور جوشوں پر مقدم نہیں کرتے وہ اکثر دفعہ دنیا ہی کے جوشوں اور ارادوں کی ناکامیوں میں اس دنیا سے اُٹھ جاتے ہیں''۔ فرمایا ''نماز جو دعا ہے اور جس میں اللہ کو جو خدائے تعالیٰ کا اسمِ اعظم ہے مقدم رکھا ہے، ایسا ہی انسان کا اسمِ اعظم استقامت ہے۔ اسمِ اعظم سے مراد یہ ہے کہ جس ذریعہ سے انسانیت کے کمالات حاصل ہوں''۔ (حضرت اقدس کی ایک تقریر اور مسئلہ وحدت الوجود پر ایک خط صفحہ 18-19 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 218)۔ یعنی مستقل مزاجی سے دعاؤں کی طرف لگے رہو گے اللہ کی طرف جاؤ گے تو تبھی انسانیت کے کمالات حاصل ہو سکتے ہیں یا اُن کی طرف قدم بڑھ سکتا ہے۔

پس جب اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (الفاتحہ:6) کی دعا انسان کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بھی سامنے رکھنا ہو گا۔ اوامر اور نواہی کو بھی دیکھنا ہو گا کہ کونسی باتیں کرنے کی ہیں اور کونسی نہیں کرنے کی، قرآنِ کریم کے حکموں پر نظر رکھنی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ بندوں کے حقوق بھی ادا کرنے ہوں گے کیونکہ حقوق العباد بھی خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والے ہوتے ہیں۔ جب یہ ہو گا تب ہی اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی جو دعا ہے وہ دل کی آواز بنے گی تبھی استقامت کا مقام حاصل ہو گا۔ تبھی انسانیت کے کمال حاصل کرنے کی طرف حقیقی توجہ اور کوشش ہو گی اور تبھی انسان پھر خدا تعالیٰ کی آغوش میں آ کر قبولیتِ دعا کے نظارے بھی دیکھے گا۔ انسان جب استقامت دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا چلا جاتا ہے۔ ہدایت پر رہنے کے لئے صرف خدا کو پکارتا ہے تو پھر ہی صراطِ مستقیم قائم رہتی ہے۔

حضرت مسیح موعود اس مضمون کو آگے چلاتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''دعا کا طریق یہی ہے کہ دونوں اسمِ اعظم جمع ہوں اور یہ خدا کی طرف جاوے کسی غیر کی طرف رجوع نہ کرے۔ خواہ وہ اس کی ہوا و ہوس ہی کا بت کیوں نہ ہو؟ جب یہ حالت ہو جائے تو اُس وقت اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کا مزا آ جاتا ہے''۔ (ایضاً صفحہ 20-21۔ بحوالہ تفسیر حضرت اقدس مسیح موعود جلد اول صفحہ 219)

جب انسان رَبُّنَا اللّٰہ کہتا ہے جب یہ پکار ہو گی اور پھر اُس پر استقامت دکھاتا ہے تو تب جو دعاؤں کی توفیق ملتی ہے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ وہ اصل توفیق ہے جہاں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کا مزا آتا ہے کہ مجھے پکارو مَیں تمہاری دعاؤں کو سنوں گا۔ پس استقامت شرط ہے اور اللہ تعالیٰ کو تمام طاقتوں کا مالک سمجھتے ہوئے، اُسی کو ربّ سمجھتے ہوئے، اُس کے آگے جھکنا شرط ہے۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ یہ دعا لوگوں کے تمام مراتب پر حاوی ہے، یعنی کسی بھی مرتبے کا آدمی ہو اُسے اس دعا کی ضرورت ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

پس خلاصہ یہ ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ..........(الفاتحہ:6) کی دعا انسان

کو ہر کجی سے نجات دیتی ہے اور اس پر دینِ قویم کو واضح کرتی ہے اور اُس کو ویران گھر سے نکال کر پھلوں اور خوشبوؤں بھرے باغات میں لے جاتی ہے اور جو شخص بھی اس دعا میں زیادہ آہ وزاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو خیر و برکت میں بڑھاتا ہے۔ دعا سے ہی نبیوں نے خدائے رحمان کی محبت حاصل کی اور اپنے آخری وقت تک ایک لحظہ کے لئے بھی دعا کو نہ چھوڑا اور کسی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اس دعا سے لا پرواہ ہو یا اس مقصد سے منہ پھیر لے، خواہ وہ نبی ہو یا رسولوں میں سے، کیونکہ رُشد اور ہدایت کے مراتب کبھی ختم نہیں ہوتے بلکہ وہ بے انتہا ہیں اور عقل و دانش کی نگاہیں اُن تک نہیں پہنچ سکتیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ دعا سکھائی اور اُسے نماز کا مدار ٹھہرایا تا لوگ اُس کی ہدایت سے فائدہ اُٹھائیں اور اس کے ذریعہ توحید کو مکمل کریں اور (خدا تعالیٰ کے) وعدوں کو یاد رکھیں اور مشرکوں کے شرک سے نجات پاویں۔ اس دعا کے کمالات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ لوگوں کے تمام مراتب پر حاوی ہے اور ہر فرد پر بھی حاوی ہے۔ وہ ایک غیر محدود دعا ہے جس کی کوئی حد بندی یا انتہا نہیں اور نہ اس کی کوئی غایت یا کنارہ ہے۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جو خدا کے عارف بندوں کی طرح اس دعا پر مداومت اختیار کرتے ہیں، زخمی دلوں کے ساتھ جن سے خون بہتا ہے اور ایسی روحوں کے ساتھ جو زخموں پر صبر کرنے والی ہوں اور نفوسِ مطمئنہ کے ساتھ"۔ (یعنی مستقل مزاجی کے ساتھ اور درد کے ساتھ اس دعا پر قائم رہتے ہیں)۔ فرمایا "یہ وہ دعا ہے جو ہر خیر، سلامتی، پختگی اور استقامت پر مشتمل ہے اور اس دعا میں ربّ العالمین کی طرف سے بڑی بشارتیں ہیں۔"

(کرامات الصادقین۔ صفحہ 94-95۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 233-234)

پس حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ مَیں اس کا خلاصہ بیان کر دوں کہ کیوں یہ سب مراتب کے لوگوں کے لئے ضروری ہے؟ اس لئے کہ انسان کو ہر قسم کے ٹیڑھے پن اور کجی سے یہ بچاتی ہے۔ انسان کے راستے میں مختلف طریق سے ورغلانے کے لئے شیطان بیٹھا ہوا ہے اگر دل سے نکلی ہوئی اِھْدِنَا .... (الفاتحہ:6) کی دعا ہو تو یہ دعا پھر شیطان کے حملوں سے بچاتی ہے۔ اُن کو ایمان پر قائم رکھتی ہے۔ آجکل جب دنیا مذہب سے دور ہو رہی ہے، یہ دعا بہت بڑی دعا ہے جو ایک انسان کو سیدھے راستے پر قائم رکھ سکتی ہے بشرطیکہ جیسا کہ پہلے مَیں بیان کر چکا ہوں کہ انسان مستقل مزاجی سے اللہ تعالیٰ سے مدد کا طالب رہے، بلکہ اگر خالص ہو کر کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی شخص اگر اللہ تعالیٰ سے رہنمائی چاہے تو اللہ تعالیٰ صحیح دین کی طرف رہنمائی فرماتا ہے۔ بلکہ لامذہبوں کی بھی رہنمائی فرماتا ہے۔ اُن کے لئے بھی یہ ہدایت کا ذریعہ بن جاتی ہے بشرطیکہ نیت نیک ہو۔ آپ نے فرمایا کہ:

"نبیوں نے خدائے رحمان کی محبت اس دعا کے ذریعہ سے حاصل کی ہے"۔

پس کسی بھی مرتبے کا انسان ہو، کوئی بھی شخص ہو جتنی زیادہ آہ وزاری سے یہ دعا مانگے گا خدا تعالیٰ اُس کو خیر و برکت میں بڑھائے گا۔ پس ایک مومن کہلانے کا دعویٰ کرنے والے کے لئے یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں کہ وہ اس دعا سے غفلت برتے بلکہ نبیوں اور رسولوں کے لئے بھی یہ دعا ضروری ہے کیونکہ رُشد و ہدایت کے مراتب اور معیار کبھی ختم نہیں ہوتے۔ ہر انسان کا جس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے اُس کا رشد و ہدایت کا ایک مرتبہ ہے اور کیونکہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کی کوئی حد نہیں اس لئے ہدایت کے اگلے مرحلوں کی تلاش بھی ایک مومن کے لئے ضروری ہے۔ ایک جگہ پر پہنچ کر پھر اگلے مرحلے کو تلاش کرنا چاہئے اور اُس کی تلاش کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعا سکھائی ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (الفاتحہ:6)۔

فرمایا کہ توحید بھی اس دعا کے ذریعہ مکمل ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے، اُس کے بتائے ہوئے ہدایت کے راستوں پر چلنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس ہی جایا جاتا ہے۔ اُسی سے مدد مانگی جاتی ہے۔ وہی ہے جو ہمیں ہدایت یافتوں میں رکھ سکتا ہے نہ کہ کوئی غیر۔ پس یہ دعا ہر مرتبے کے انسان کے لئے ضروری ہے۔ ہر اُس شخص کے لئے ضروری ہے جو خدا کی بتائی ہوئی ہدایت کی تلاش میں ہے اور اُس کے اعلیٰ مدارج حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ "حقیقی مومن وہی ہے جو مستقل مزاجی سے اور ایک درد کے ساتھ اس دعا کو کرنے والا ہے"۔

پس جب یہ دعا ہر مرتبہ کے لوگوں کے لئے ضروری ہے تو اس کی اہمیت بھی بہت زیادہ ہے۔ اس اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مسیح موعود مزید فرماتے ہیں کہ:

"ساتویں صداقت جو سورۂ فاتحہ میں درج ہے اِھْدِنَا .... (الفاتحہ:6) ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ ہم کو وہ راستہ دکھلا اور اس راہ پر ہم کو ثابت اور قائم کر کہ جو سیدھا ہے جس میں کسی نوع کی کجی نہیں۔ اس صداقت کی تفصیل یہ ہے کہ انسان کی حقیقی دعا یہی ہے کہ وہ خدا تک پہنچنے کا سیدھا راستہ طلب کرے کیونکہ ہر یک مطلوب کے حاصل کرنے کے لئے طبعی قاعدہ یہ ہے کہ ان وسائل کو حاصل کیا جائے جن کے ذریعہ سے وہ مطلب ملتا ہے اور خدا نے ہر یک امر کی تحصیل کے لئے یہی قانون قدرت ٹھہرا رکھا ہے کہ جو اس کے حصول کے وسائل ہیں وہ حاصل کئے جائیں اور جن راہوں پر چلنے سے وہ مطلب مل سکتا ہے وہ راہیں اختیار کی جائیں اور جب انسان صراط مستقیم پر ٹھیک ٹھیک قدم مارے اور جو حصول مطلب کی راہیں ہیں ان پر چلنا اختیار کرے تو پھر مطلب خود بخود حاصل ہو جاتا ہے لیکن ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ ان راہوں کے چھوڑ دینے سے جو کسی مطلب کے حصول کے لئے بطور وسائل کے ہیں یونہی مطلب حاصل ہو جائے بلکہ قدیم سے یہی قانون قدرت بندھا ہوا چلا آتا ہے کہ ہر یک مقصد کے حصول کے لئے ایک مقرری طریقہ ہے جب تک انسان اس طریقۂ مقررہ پر قدم نہیں مارتا تب تک وہ امر اس کو حاصل نہیں ہوتا۔ پس وہ شے جس کو محنت اور کوشش اور دعا اور تضرع سے حاصل کرنا چاہئے صراط مستقیم ہے۔ جو شخص صراط مستقیم کی طلب میں کوشش نہیں کرتا اور نہ اس کی کچھ پرواہ رکھتا ہے وہ خدا کے نزدیک ایک کج رو آدمی ہے اور اگر وہ خدا سے بہشت اور عالم ثانی کی راحتوں کا طالب ہو تو حکمت الٰہی اسے یہی جواب دیتی ہے کہ اے نادان اوّل صراط مستقیم کو طلب کر۔ پھر یہ سب کچھ تجھے آسانی سے مل جائے گا۔ سو سب دعاؤں سے مقدم دعا جس کی طالب حق کو اشد ضرورت ہے طلب صراط مستقیم ہے"۔

(براہین احمدیہ۔ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد اول حاشیہ نمبر 11 صفحہ 532 تا 537) (تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 234-235)

پھر صراطِ مستقیم کی روح اور حقیقت کو بیان فرماتے ہوئے اور یہ کہ ایک مومن کو صراطِ مستقیم کے کن معیاروں کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

"صراطِ مستقیم کی حقیقت جو دینِ قویم کے مدِ نظر ہے وہ یہ ہے کہ جب بندہ اپنے فضل و احسان والے خدا سے محبت کرنے لگے، اُس کی رضا پر راضی رہے۔ اپنی روح اور دل اُس کے سپرد کر دے اور اپنے آپ کو اُس خدا کو سونپ دے جس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اُس کے علاوہ کسی اور سے دعا نہ کرے۔ اسی سے خاص محبت رکھے۔ اُسی سے مناجات کرے اور اُسی سے رحمت و شفقت مانگے۔ اپنی بے ہوشی سے ہوش میں آ جائے۔ اپنی چال سیدھی کرے اور خدائے رحمان سے ڈرے۔ محبت الٰہی اُس کے رگ و ریشہ میں سرایت کر جائے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی مدد کرے اور اُس کے یقین اور ایمان کو پختہ کرے۔ تب بندہ اپنے پورے دل، اپنی خواہشات، اپنی عقل، اپنے اعضاء اور اپنی زمین اور کھیتی باڑی سب کے ساتھ کلی طور پر اپنے ربّ کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور اس کے سوا سب سے منہ موڑ لیتا ہے۔ اُس کی نگاہ میں اپنے ربّ کے سوا اور کچھ بھی باقی نہیں رہ جاتا۔ وہ اپنے محبوب ہی کی پیروی کرتا ہے"۔

(ترجمہ عربی عبارت کرامات الصادقین۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 238-239)

پس اِھْدِنَا .... کی دعا جو ایک حقیقی مومن کو کرنی چاہئے اُس سے دنیا بھی ملتی ہے اور دین بھی مل جاتا ہے۔ فرمایا کہ اس کے لئے ایک کوشش کی ضرورت ہے۔ اپنی بیہوشیوں سے نکلنا پڑے گا۔ دین سے جو غفلت ہے یہ بیہوشی کی حالت ہے اس سے نکلو اور اس کی تلاش کرو۔ ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ جب یہ چیز ہو گی تو پھر تمہاری دنیا بھی دین بن جائے گی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر کام ہو رہا ہو گا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ (دینی) ہدایت پر قائم رہنے کے لئے تین چیزیں ہیں جن کا ایک (مومن) کو خیال رکھنا چاہئے کیونکہ اس کے بغیر ہدایت مشکل ہے۔ یہی تین باتیں ہیں جو اس بات کی طرف رہنمائی کرتی ہیں کہ کونسی ہدایت ہے جو ایک مومن کو طلب کرنی چاہئے۔ اور اُس کو اپنانا چاہئے۔ فرمایا سب سے پہلی چیز "قرآنِ شریف جو کتاب اللہ ہے، جس سے بڑھ کر ہمارے پاس کوئی کلام قطعی اور یقینی نہیں وہ خدا کا کلام ہے۔ وہ شک اور ظن کی آلائشوں سے پاک ہے۔ دوسری سنّت (ہے) ...... اور سنّت سے مراد ہماری صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فعلی روش ہے جو اپنے اندر تواتر رکھتی ہے اور ابتدا سے قرآنِ شریف کے ساتھ ظاہر ہوئی اور ہمیشہ ساتھ ہی

رہے گی۔ یا بہ تبدیلی الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ قرآنِ شریف خدا تعالیٰ کا قول ہے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل اور قدیم سے عادت اللہ یہی ہے کہ جب انبیاء علیہم السلام خدا کا قول لوگوں کی ہدایت کے لئے لاتے ہیں تو اپنے فعل سے یعنی عملی طور پر اس قول کی تفسیر کر دیتے ہیں۔‘‘ (اُن کے عمل جو ہیں خدا تعالیٰ کے حکموں کی تفسیر ہوتی ہے)۔ ’’تا اس قول کا سمجھنا لوگوں پر مشتبہ نہ رہے‘‘ (واضح ہو جائے ہر چیز) ’’اور اس قول پر آپ بھی عمل کرتے ہیں اور دوسروں سے بھی عمل کراتے ہیں (اور تیسری چیز) ’’تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے اور حدیث سے مراد ہماری وہ آثار ہیں کہ جو قصوں کے رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریباً ڈیڑھ سو برس بعد مختلف راویوں کے ذریعوں سے جمع کئے گئے‘‘۔ (ریویو بر مباحثہ بٹالوی چکڑالوی صفحہ 3 - 4۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 241-242)۔ (حدیثیں جو ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ڈیڑھ سو سال بعد، مختلف راویوں کے ذریعے سے جمع کی گئی تھیں اُس کی تیسری حیثیت ہے)۔ پس ان میں سے وہ جو قرآن اور سنت سے نہیں ٹکراتیں وہی صحیح احادیث ہیں اور ایک مومن کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اہلِ حدیث کی طرح ہم سنت اور حدیث کو ایک چیز نہیں سمجھتے۔ تو بہر حال یہ ایک تفصیلی لائحہ عمل ہے جو ایک مومن کی ہدایت کے لئے موجود ہے۔ جب بھی ہدایت کی دعا ایک مومن مانگے تو اُن چیزوں کو سامنے رکھے اور اُن کی تلاش میں رہے اور یہی پھر حقیقی ہدایت کی طرف رہنمائی کرے گی اور بندے کا خدا تعالیٰ سے تعلق بھی پختہ ہوگا۔

بعض لوگ پیروں فقیروں کے چکر میں پڑ جاتے ہیں۔ بعض دفعہ مجھے شکایتیں ملتی ہیں کہ غیروں کے زیر اثر بعض احمدی بھی پیروں سے، دوسروں سے، دعاؤں کی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے اور اپنی دعاؤں کی طرف کم توجہ ہوتی ہے یا جادو ٹونے پر یقین ہوتا ہے اس لئے اُس کو تڑوانے کے لئے دوسروں کے پاس جاتے ہیں اور بعض دفعہ غیروں کے پاس بھی چلے جاتے ہیں۔ بعض لوگوں میں جہالت اس حد تک ہے اور اپنے عملوں کی طرف توجہ نہیں ہے۔ دعاؤں کی طرف توجہ نہیں ہے۔ یہ چیز انتہائی غلط ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود (دین حق) کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ:

’’قرآنِ شریف میں اس کا نام استقامت رکھا ہے‘‘۔ (یعنی (دین حق) کا نام استقامت رکھا ہے) ’’جیسا کہ وہ یہ دعا سکھلاتا ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ (-) یعنی ہمیں استقامت کی راہ پر قائم کر‘‘۔ (استقامت وہ رستہ جس پر مستقل مزاجی سے انسان چلے اور ہدایت یافتہ ہو۔ تو آپ نے فرمایا کہ اس لئے (دین حق) کا نام اس حوالے سے قرآنِ کریم میں استقامت ہے)۔ اس کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ’’یعنی ہمیں استقامت کی راہ پر قائم کر ان لوگوں کی راہ جنہوں نے تجھ سے انعام پایا اور جن پر آسمانی دروازے کھلے‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’واضح رہے کہ ہر ایک چیز کی وضع استقامت اس کی علت غائی پر نظر کر کے سمجھی جاتی ہے‘‘۔ (اس کی وجہ، اصل وجہ جو ہے اُس پر غور کر کے سمجھی جاتی ہے)۔ ’’اور انسان کے وجود کی علّت غائی یہ ہے‘‘۔ (انسان کے وجود کا مقصد کیا ہے؟) کہ ’’نوع انسان خدا کے لئے پیدا کی گئی ہے‘‘۔ (انسان جو ہے وہ خدا تعالیٰ کے لئے پیدا کیا گیا ہے، اُس کی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے)۔ ’’پس انسانی وضع استقامت یہ ہے کہ جیسا کہ وہ اطاعت ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے ایسا ہی وہ درحقیقت خدا کے لئے ہو جائے۔ اور جب وہ اپنے تمام قویٰ سے خدا کے لئے ہو جائے گا تو بلاشبہ اس پر انعام نازل ہوگا جس کو دوسرے لفظوں میں پاک زندگی کہہ سکتے ہیں۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ جب آفتاب کی طرف کی کھڑکی کھولی جائے تو آفتاب کی شعاعیں ضرور کھڑکی کے اندر آ جاتی ہیں۔ ایسا ہی جب انسان خدا تعالیٰ کی طرف بالکل سیدھا ہو جائے اور اس میں اور خدا تعالیٰ میں کچھ حجاب نہ رہے تب فی الفور ایک نورانی شعلہ اس پر نازل ہوتا ہے اور اس کو منور کر دیتا ہے اور اس کی تمام اندرونی غلاظت دھو دیتا ہے۔ تب وہ ایک نیا انسان ہو جاتا ہے اور ایک بھاری تبدیلی اسکے اندر پیدا ہوتی ہے۔ تب کہا جاتا ہے کہ اس شخص کو پاک زندگی حاصل ہوئی۔ اس پاک زندگی کے پانے کا مقام یہی دنیا ہے۔ اسی کی طرف اللہ جل شانہ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے۔ (-) (بنی اسرائیل: 73)۔ یعنی جو شخص اس جہان میں اندھا رہا اور خدا کے دیکھنے کا اُس کو نور نہ ملا وہ اس جہان میں بھی اندھا ہی ہوگا‘‘۔

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 344-345)

پھر آپ اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ .... (الفاتحہ:6) کی دعا کی قبولیت کے لئے کن پہلوؤں کو مدِ نظر رکھنا چاہئے، فرماتے ہیں کہ:

’’..............تمام (مومنوں) کو لازم ہے کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ کا لحاظ رکھیں۔ کیونکہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ کو اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن پر مقدم رکھا ہے۔ پس پہلے عملی طور پر شکر کرنا چاہئے اور یہی مطلب اِھْدِنَا.......... میں رکھا ہے‘‘۔ عملی شکر جو ہے اُس کی تفسیر اِھْدِنَا.......... ہے یا اُس میں اس کی وضاحت آئی ہے۔ ’’یعنی دعا سے پہلے اسبابِ ظاہری کی نگہداشت ضروری طور پر کی جاوے اور پھر دعا کی طرف رجوع ہو۔ اولاً عقائد، اخلاق اور عادات کی اصلاح ہو پھر اِھْدِنَا.........‘‘ (پہلے اپنے عقیدے درست کرو۔ بدعات اور غلط قسم کی جو چیزیں رواج پا گئی ہیں اُن کو چھوڑو۔ اُس عقیدے پر قائم ہو جو حقیقی اسلامی عقیدہ ہے پھر اپنے اخلاق بہتر کرو۔ اپنے عمل صحیح کرو۔ اُن کی اصلاح ہو جائے تو پھر اِھْدِنَا.......... کی دعا ہو۔ تب ہی اللہ تعالیٰ پھر اس کو قبول فرماتا ہے۔ فرمایا ’’اِھْدِنَا.......... کی دعا تعلیم کرنے میں اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ انسان تین پہلو ضرور مدِ نظر رکھے۔ اول اخلاقی حالت۔ دوئم حالتِ عقائد۔ سوئم اعمال کی حالت۔ مجموعی طور پر یوں کہو کہ انسان خداداد قوتوں کے ذریعہ سے اپنے حال کی اصلاح کرے پھر اللہ تعالیٰ سے مانگے‘‘۔ (اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو طاقتیں دی ہیں، عقل ہے، شعور ہے، اُس کے ذریعے سے اپنی اصلاح کی کوشش کرے اور پھر اللہ تعالیٰ سے مانگے کہ جو مجھ میں تھا اُس کو تو استعمال کر رہا ہوں اب تُو مجھے ہدایت کی طرف لے کر آ، کیونکہ تیری مدد کے بغیر ہدایت نہیں مل سکتی)۔ ’’یہ مطلب نہیں کہ اصلاح کی صورت میں دعا نہ کرے‘‘۔ (رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء صفحہ 148۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 266-267)۔ (اُس وقت بھی مانگتا رہے جب خود اپنے طور پر بھی کوشش کر رہا ہے تب بھی دعا ضروری ہے)۔ فرمایا کہ ’’اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ میں دعا انسان کی زبان، قلب اور فعل سے ہوتی ہے‘‘۔ (یعنی زبان سے بھی اُس کا اظہار ہو رہا ہو، دل سے بھی اُس کا اظہار ہو رہا ہو اور انسان کے ہر عمل سے اُس کا اظہار ہو رہا ہو تبھی اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا حقیقی دعا بنے گی)۔ ’’اور جب انسان خدا سے نیک ہونے کی دعا کرے تو اُسے شرم آتی ہے مگر یہی ایک دعا ہے جو ان مشکلات کو دور کرتی ہے‘‘۔ (جب انسان زبان سے اقرار کرے گا۔ دل بھی اُس کا اس طرف مائل ہوگا۔ کوشش بھی ہوگی تو ظاہر ہے پھر اس طرف توجہ بھی پیدا ہوگی کہ اللہ تعالیٰ سے اب مَیں مانگ رہا ہوں، تو اس شرم کے ساتھ کہ دوہرا عمل ہو جائے گا انسان ایک طرف دعا کے ساتھ کوشش کر رہا ہوگا اور جب دعا کر رہا ہوگا تو پھر دوبارہ ان چیزوں میں اپنی زبان کی درستی میں، اپنے دل کی درستی میں، اپنے عملوں کی درستگی میں کوشش کر رہا ہوگا اور اسے شرم آ رہی ہوگی کہ میں بغیر ان کی درستگی کے کس طرح اللہ تعالیٰ سے مانگوں کہ مجھے سیدھے رستے پر چلا)۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اِھْدِنَا.......... کی دعا دین اور دنیا کی ساری حاجتوں پر حاوی ہے۔ کیونکہ کسی امر میں جب تک صراطِ مستقیم نہ ملے کچھ نہیں بنتا‘‘۔ یہ دعا صرف روحانی طور کے لئے ضروری نہیں ہے بلکہ دنیا کی حاجتوں کے لئے بھی اِھْدِنَا.......... کی دعا ضروری ہے۔ فرمایا کہ ’’طبیب کو، زراعت کرنے والے کو، غرض ہر انسان کو ہر کام میں صراطِ مستقیم کی ضرورت ہے‘‘۔ (کوئی زمیندار ہے، ڈاکٹر ہے یا کسی بھی پیشے کا کرنے والا ہے، اُس کو اپنے کام میں صراطِ مستقیم کی ضرورت ہے۔ اگر نہیں ہوگی تو اُس کے کام میں خرابی پیدا ہوگی)۔ فرماتے ہیں کہ ’’بہترین دعا فاتحہ ہے کیونکہ وہ جامع دعا ہے۔ جب زمیندار کو زمینداری کا ڈھب آ جاوے گا تو وہ زمینداری کے صراطِ مستقیم پر پہنچ جاوے گا‘‘۔ (اگر ایک زمیندار ہے اُس کو جب زمینداری کرنے کا صحیح طریق آئے گا تو تبھی وہ زمینداری کے صراطِ مستقیم پر پہنچے گا۔ ایک ڈاکٹر ہے جب وہ پورا کوالیفائی کر لیتا ہے، پڑھائی مکمل کر لیتا ہے، پھر مختلف جگہوں پر جو اُس کے ہاؤس جاب ہوتے ہیں وہ مکمل کرتا ہے۔ پھر بعض تجربہ کار ڈاکٹروں کے ساتھ کام کرتا ہے تو تبھی اُس کو صراطِ مستقیم کے جو مختلف مدارج ہیں حاصل ہوتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے پیشے کے لوگ ہیں)۔ فرمایا کہ ’’زمینداری کے صراطِ مستقیم پر پہنچ جاوے گا اور کامیاب ہو جاوے گا۔ اسی طرح تم خدا کے ملنے کی صراطِ مستقیم تلاش کرو‘‘۔ (خدا کے ملنے کی بھی صراطِ مستقیم تلاش کرو۔ اس کے لئے بھی پہلے کوشش کرو اور پھر دعا کرو)۔ ’’اور دعا کرو کہ یا الٰہی! مَیں ایک تیرا گناہگار بندہ ہوں اور افتادہ ہوں، میری رہنمائی کر، ادنیٰ اور اعلیٰ سب حاجتیں بغیر شرم

کے خدا سے مانگو کہ اصل مُعطی وہی ہے۔ بہت نیک وہی ہے جو بہت دعا کرتا ہے''۔اصل نیکی یہی ہے کہ بہت دعا کرو۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا نہ تو کسی پریشانی کے دُور کرنے کے لئے کسی جادو ٹونے کو زائل کرنے والے کی ضرورت ہے نہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے کہیں پیروں فقیروں کی قبروں پر جانے کی ضرورت ہے۔خالص ہو کر اپنی حالتوں کی درستی کرتے ہوئے اگر بندہ خدا تعالیٰ کے آگے جھکے تو وہی ہے جو انسان کی تمام حاجتیں پوری کرنے والا ہے)۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

''نماز کا جو مومن کی معراج ہے مقصود یہی ہے، اس میں دعا کی جاوے اور اسی لئے اُمّ الادعیہ اِھْدِنَا ....دعا مانگی جاتی ہے''۔آپ فرماتے ہیں کہ نماز میں خالص ہو کر یہ دعا مانگو اور اِھْدِنَا ....جو ہے وہ دعاؤں کی ماں ہے۔نماز معراج ہے دعاؤں کی اور اس میں اِھْدِنَا .... کی دعا دعاؤں کی ماں ہے۔اور یہ مانگو تو اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کے دروازے کھولتا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

''انسانی زندگی کا مقصد اور غرض صراطِ مستقیم پر چلنا اور اس کی طلب ہے''۔(یہ مقصد اور غرض ہے جو ہر انسان کو، ہر مومن کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے)۔''جس کو اس سورۃ میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے،(-)(الفاتحہ:6-7)۔ یا اللہ ہم کو سیدھی راہ دکھا۔اُن لوگوں کی جن پر تیرا انعام ہوا۔ یہ وہ دعا ہے جو ہر وقت ہر نماز اور ہر رکعت میں مانگی جاتی ہے۔اس قدر اس کا تکرار ہی اس کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے''۔

فرمایا:''ہماری جماعت یاد رکھے کہ یہ معمولی سی بات نہیں ہے اور صرف زبان سے طوطے کی طرح ان الفاظ کا رٹ دینا اصل مقصود نہیں ہے بلکہ یہ انسان کو انسان کامل بنانے کا ایک کارگر اور خطا نہ کرنے والا نسخہ ہے جسے ہر وقت نصب العین رکھنا چاہئے اور تعویذ کی طرح مدِ نظر رہے۔اس آیت میں چار قسم کے کمالات کے حاصل کرنے کی التجا ہے۔ اگر یہ ان چار قسم کے کمالات کو حاصل کرے گا تو گویا دعا مانگنے اور خلقِ انسانی کے حق کو ادا کرے گا۔اور ان استعدادوں اور قویٰ کے بھی کام میں لانے کا حق ادا ہو جائے گا جو اِس کو دی گئی ہیں''۔صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِم (الفاتحہ:6) میں جو چار معیار ہیں، وہ معیار یہ ہیں: نبی ہے، صدیق ہے، شہید ہے اور صالح۔ پھر آگے فرماتے ہیں کہ''مَیں یہ بھی تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ بہت سے لوگ ہیں جو اپنے تراشے ہوئے وظائف اور اوراد کے ذریعہ سے ان کمالات کو حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن مَیں تمہیں کہتا ہوں کہ جو طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار نہیں کیا وہ محض فضول ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر منعم علیہ کی راہ کا سچا تجربہ کار اور کون ہو سکتا ہے جن پر نبوت کے بھی سارے کمالات ختم ہو گئے۔آپ نے جو راہ اختیار کیا ہے وہ بہت ہی صحیح اور اقرب ہے۔اس راہ کو چھوڑ کر اور ایجاد کرنا خواہ وہ بظاہر کتنا ہی خوش کرنے والا معلوم ہوتا ہو میری رائے میں ہلاکت ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر ایسا ہی ظاہر کیا ہے............۔غرض مُنْعَم عَلَیْھِم لوگوں میں جو کمالات ہیں اور صِرَاطَ الَّذِیْنَ ....میں جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے، اُن کو حاصل کرنا ہر انسان کا اصل مقصد ہے اور ہماری جماعت کو خصوصیت سے اس طرف متوجہ ہونا چاہئے کیونکہ..................................''۔

(الحکم 31/مارچ 1905ء صفحہ 5-6۔بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 287-288)

پھر آپ نے فرمایا کہ:

''یقیناً جانو کہ اللہ تعالیٰ اُس وقت تک راضی نہیں ہو گا اور نہ کوئی شخص اُس تک پہنچ سکتا ہے جب تک صراطِ مستقیم پر نہ چلے۔ وہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کو شناخت کرے اور اُن راہوں اور ہدایتوں پر عمل درآمد کرے جو اُس کی مرضی اور منشاء کے موافق ہیں''۔فرمایا کہ''جب یہ ضروری ہے تو انسان کو چاہئے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے''۔

پھر اس دعا کی وسعت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ''دعا کے بارہ میں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں یہ دعا سکھلائی ہے۔یعنی اِھْدِنَا ....۔(-) اس میں تین لحاظ رکھنے چاہئیں۔(1) ایک یہ کہ تمام بنی نوع کو اس میں شریک رکھے''(جب یہ دعا کر رہے ہو تو کُل انسانیت کو اس میں شریک کرو کہ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی صراطِ مستقیم پر چلائے اور ہدایت دے اور اُن کو بھی انعامات میں شامل کرے)۔(پھر دوسرے نمبر پر)''(2) تمام (مومنوں) کو بھی شامل کرو''۔(پھر)''(3) تیسرے اُن حاضرین کو جو جماعتِ نماز میں داخل ہیں''(جو بیت میں تمہارے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں اُن کو بھی اپنے ساتھ اس دعا میں شامل کرو)۔فرمایا''پس اس طرح کی نیت سے کل نوعِ انسان اس میں داخل ہوں گے اور یہی منشاء خدا تعالیٰ کا ہے کیونکہ اس سے پہلے اسی سورت میں اس نے اپنا نام ربّ العالمین رکھا ہے جو عام ہمدردی کی ترغیب دیتا ہے جس میں حیوانات بھی داخل ہیں۔ پھر اپنا نام رحمان رکھا ہے اور یہ نام نوعِ انسان کی ہمدردی کی ترغیب دیتا ہے کیونکہ یہ رحمت انسانوں سے خاص ہے اور پھر اپنا نام رحیم رکھا ہے اور یہ نام مؤمنوں کی ہمدردی کی ترغیب دیتا ہے کیونکہ رحیم کا لفظ مؤمنوں سے خاص ہے۔اور پھر اپنا نام مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْن رکھا ہے۔اور یہ نام جماعتِ موجودہ کی ہمدردی کی ترغیب دیتا ہے کیونکہ یَوْمِ الدِّیْن وہ دن ہے جس میں خدا تعالیٰ کے سامنے جماعتیں حاضر ہوں گی۔سو اسی تفصیل کے لحاظ سے اِھْدِنَا .... کی دعا ہے۔پس اس قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دعا میں تمام نوعِ انسانی کی ہمدردی داخل ہے اور (دین حق) کا اصول یہی ہے کہ سب کا خیر خواہ ہو''۔(الحکم 29/اکتوبر 1898ء۔صفحہ 4 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 290-291)۔

فرمایا''آیت اِھْدِنَا............ میں اشارہ ہے اور اس امر پر ترغیب دلائی گئی ہے کہ صحیح معرفت کے لئے دعا کی جاوے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں تعلیم دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ اپنی صفات کی ماہیت تمہیں دکھائے اور تمہیں شکرگزار بندوں میں سے بناوے کیونکہ پہلی قومیں اللہ تعالیٰ کی صفات، اُس کے انعامات اور اُس کی خوشنودی کی معرفت سے اندھا ہونے کے بعد ہی گمراہ ہوئی ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی کے دن ایسے اعمال میں ضائع کر دیئے جن اعمال نے انہیں گناہوں میں اور بھی آگے بڑھا دیا۔ پس اُن پر خدا کا غضب نازل ہوا اور اُن پر خواری مسلط کر دی گئی اور وہ ہلاک ہونے والوں میں شامل ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِم میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ سیاق کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا غضب اُنہی لوگوں کا رُخ کرتا ہے جن پر اُس غضب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے انعام کئے ہوں''۔(یہ بڑی غور کرنے والی چیز ہے۔فرمایا غضب اُنہی پر ہوتا ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کئے ہوں۔ پس اگر انسان سمجھے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے اتنے انعامات ہیں تو اُس کو بہت زیادہ ڈر کے رہنا چاہئے۔)

فرمایا:''پس اس آیت میں مَغْضُوْبِ عَلَیْھِم سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے اُن نعمتوں اور برکتوں کے بارہ میں جو اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر اُنہیں پر نازل فرمائی تھیں اُس (کے احکام) کی نافرمانی کی۔ اپنی خواہشات کی پیروی کی اور انعام کرنے والے خدا اور اُس کے حق کو بھول گئے اور منکروں میں شامل ہو گئے۔ اسی طرح ضَآلِّیْن سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے صحیح رستہ پر چلنے کا ارادہ تو کیا لیکن صحیح علوم، روشن اور حقیقی معارف اور محفوظ رکھنے والی اور توفیق بخشنے والی دعائیں اُن کے شامل حال نہ ہوئیں بلکہ اُن پر توہمات غالب آ گئے اور وہ اُن کی طرف جھک گئے''۔(جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ آجکل بعض (-) کا بھی یہی حال ہے)۔فرمایا کہ''(اپنے صحیح) راستوں سے بھٹک گئے اور سچے مشرب کو بھول گئے۔ پس وہ گمراہ ہو گئے اور انہوں نے اپنے افکار کو واضح اور کھلی سچائی کی چراگاہوں میں نہیں چھوڑا اور اُن کے افکار، اُن کی عقلوں اور نظروں پر تعجب ہے کہ اُنہوں نے خدا تعالیٰ اور اُس کی مخلوق پر وہ کچھ جائز قرار دے دیا جس کو فطرتِ صحیحہ اور قلبی انوار ہرگز قبول نہیں کرتے۔ وہ نہیں جانتے کہ شریعتیں (دراصل) طبائع کی (بطورِ علاج) خدمت کرتی ہیں اور طبیب طبیعت کا معاون ہوتا ہے نہ اُس کا مخالف۔ پس افسوس ہے کہ یہ لوگ صادقوں کی راہ سے کتنے غافل ہیں''۔

(ترجمہ عربی عبارت کرامات الصادقین۔بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 323 تا 325)

یہ بھی کرامات الصادقین کا عربی ترجمہ ہے۔ پس یہ لوگ جو اس زمانہ کے امام کو نہیں مان رہے، حضرت مسیح موعود کو نہیں مان رہے وہ بھی بھٹکے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں خالص ہو کر اپنے حضور دعا کرنے والا بنائے۔ اُن لوگوں میں سے کبھی نہ بنائے جو ہدایت کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کے غضب کے مورد بنتے ہیں۔ گمراہ ہو کر اپنی دنیا و عاقبت برباد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی صحیح معرفت عطا فرمائے اور ہمیشہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ پر چلتا رکھے۔ اس رمضان کو ہمارے لئے اپنے جاری فضلوں اور ہدایت میں ترقی کرنے کا ذریعہ بنائے۔ ہمیشہ ہم اُس کے آگے جھکنے والے رہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم محمد نور بھٹی صاحب معلم وقف جدید داتا زید کا، ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ داتا زید کا ضلع سیالکوٹ کے نو بچوں عبداللہ مختار ابن مکرم مختار احمد صاحب، تصور احمد ابن مکرم منور احمد چیمہ صاحب، شاہد حمید ابن مکرم عبدالحمید چیمہ صاحب، فیاض احمد ابن مکرم اشفاق احمد چیمہ صاحب، سفیر احمد ابن مکرم بشیر احمد صاحب، عبدالسلام ابن مکرم محمد نور صاحب، عبدالرحمٰن ابن مکرم محمد نور صاحب، طلحہ مسرور ابن مکرم محمد نور صاحب، عباداللہ ابن مکرم شہباز احمد صاحب اور آٹھ بچیوں، آنسہ منور بنت مکرم منور احمد چیمہ صاحب، امۃ الصبور بنت مکرم بشارت احمد صاحب، امۃ القدوس بنت مکرم بشارت احمد صاحب، کرن سلیم بنت مکرم سلیم احمد صاحب، مریم وقار بنت مکرم وقار احمد صاحب، زنیرہ ظفر بنت مکرم ظفر احمد صاحب، مریم محمود بنت مکرم محمود احمد صاحب اور دانیہ اقبال بنت مکرم اقبال احمد صاحب نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ ان کی تقریب آمین مورخہ 29 ستمبر 2011ء بعد نماز مغرب منعقد ہوئی۔ بچوں سے مکرم راشد احمد صاحب باجوہ مربی سلسلہ گھٹیالیاں نے قرآن کریم کے مختلف حصے سنے اس کے بعد بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام بچوں کو صحیح معنوں میں قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم مبشر احمد طارق صاحب مربی سلسلہ 433 ج۔ب دھیرو کے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بڑی بیٹی مکرمہ مبشرہ نصرت صاحبہ اہلیہ مکرم فاتح احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ کو ایک بیٹی کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام صنور یزداب ناصر تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر ناصر احمد صاحب احمد نگر کا پوتا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچے کو علم و معرفت میں کمال حاصل کرنے والا، لمبی زندگی والا اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

مکرم عبدالجبار صاحب کی وفات

فضل عمر ہسپتال کے دیرینہ خادم مکرم عبدالجبار صاحب ولد مکرم میاں فضل دین زرگر صاحب آف پھیرو چیچی انڈیا مورخہ 4/اکتوبر 2011ء کو ہارٹ اٹیک کی وجہ سے بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ مرحوم موصی تھے آپ کی عمر 69 برس تھی۔ مورخہ 6/اکتوبر کو بیت المبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے دعا کروائی۔

مرحوم 45 سال سے فضل عمر ہسپتال میں خدمت کر رہے تھے۔ جہاں ان کو خاندان حضرت مسیح موعود اور رفقاء حضرت مسیح موعود کی بھی خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے عہد خلافت میں کچھ عرصہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اس کے علاوہ دفتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بطور کارکن کچھ عرصہ خدمات کی توفیق ملی۔ آپ نہایت خوش اخلاق، ہمدرد، ملنسار اور نافع الناس وجود تھے۔ ہسپتال میں اپنے پیشہ ورانہ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ مریضوں کے گھر پر بھی حسب ضرورت ان کی تیمارداری اور علاج میں مدد فراہم کیا کرتے اور ہر ایک سے حسن سلوک اور نہایت خندہ پیشانی سے پیش آیا کرتے تھے۔ آخری کچھ سالوں میں عارضہ قلب کے باوجود خدمت پر کمربستہ رہے اور باوجود کمزوری اور خرابی صحت کے آخر دم تک اپنے فرائض نہایت تندہی اور خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے رہے۔ مرحوم کے دادا حضرت میاں امام دین زرگر صاحب آف پھیرو چیچی ضلع گورداسپور انڈیا رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔ اسی طرح آپ کے نانا حضرت میاں محمد عبداللہ صاحب زرگر آف پھیرو چیچی ضلع گورداسپور بھی حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 7/اکتوبر 2011ء میں ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ نسرین اختر صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم لطف المنان صاحب دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ، مکرم عطاء الوحید لقمان صاحب کارکن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ، دو بیٹیاں مکرمہ سمیرہ عظمیٰ صاحبہ زوجہ مکرم محمود بھٹی صاحب ٹورانٹو کینیڈا اور مکرمہ امۃ الغفار لبنیٰ صاحبہ زوجہ مکرم میاں عمر فاروق صاحب ہمبرگ جرمنی سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم زاہد ندیم بھٹی صاحب ترکہ مکرم احمد خان بھٹی صاحب)

مکرم زاہد ندیم بھٹی صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم احمد خان بھٹی صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 19/17 محلّہ دارالنصر برقبہ 1 کنال 92 مربع فٹ میں سے 10 مرلے 46 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ جملہ ورثاء میں سے مبارکہ بیگم صاحبہ، طاہر احمد بھٹی صاحب اور غزالہ طلعت بھٹی صاحبہ مکرمہ زاہد ندیم بھٹی صاحب کے حق میں دستبردار ہو چکے ہیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم طاہر احمد بھٹی صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم شاہد وسیم بھٹی صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ غزالہ طلعت بھٹی صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم زاہد ندیم بھٹی صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

باسکٹ بال ٹورنامنٹ

(مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کو مجلس صحت کے تعاون سے 22 ستمبر تا 4/اکتوبر 2011ء آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ بلاک وائز منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ ٹورنامنٹ کا آغاز مورخہ 22 ستمبر کو شام 5:00 بجے دعا سے کیا گیا۔ ٹورنامنٹ میں 6 بلاکس کی ٹیموں نے حصہ لیا۔ جن کو دو پولز میں تقسیم کیا گیا۔ ٹورنامنٹ کا فائنل میچ مورخہ 4/اکتوبر 2011ء کو ناصر ہوسٹل اور رحمت بلاک کے درمیان کھیلا گیا جو رحمت بلاک نے جیت لیا۔ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم چوہدری لطیف احمد جھمٹ صاحب نگران باسکٹ بال مجلس صحت ربوہ تھے۔ آپ نے انعامات تقسیم کئے اور کھلاڑیوں کو نصیحتیں فرما کر تقریب کا اختتام دعا سے کیا۔

درخواست دعا

مکرم مشہود احمد صاحب مربی اطفال گوجر خان تحریر کرتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ بشریٰ خانم صاحبہ زوجہ مکرم حکیم شیخ فضل محمد امین صاحب کپورتھلوی حال گوجر خان کچھ عرصہ سے بہت بیمار ہیں اور گردوں میں سے خون اور پیپ پیشاب کے ساتھ آرہا ہے کمزوری بہت ہوگئی ہے اور چلنا پھرنا مشکل ہے۔ بخار بھی تیز رہتا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

کمرشل/ زرعی فارم برائے فروخت
مین سرگودھا۔ فیصل آباد ہائی وے نزد احمد نگر، رقبہ 3۔ ایکڑ، برلب سڑک، فرنٹ 220 فٹ، مکمل پختہ 8 فٹ چاردیواری، 25Kv ٹرانسفارمر، ٹیوب ویل B-1+ کنکشن، دو عدد پختہ پولٹری شیڈز، 35x100 فٹ، 3 عدد پختہ کمرے، ایک عدد ڈیری شیڈ، سرونٹ کوارٹر، ایک عدد خوبصورت انیکسی، خوبصورت لان، پھلدار اور پھولدار درخت و پودے، کمرہ برائے چوکیدار، تمام فارم پر الیکٹرک اور واٹر سپلائی موجود
برائے رابطہ: اعجاز احمد
0300-7702138
0333-6553002

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) (تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)
معدہ و پیٹ کی تمام تکالیف، تیزابیت، جلن، درد، السر بدہضمی گیس، قبض اور بھوک کی کمی کی ایک مکمل دوا ہے۔
(رعائتی قیمت پیکنگ 25ML-/130 روپے 120ML -/500 روپے)

جگر ٹانک GHP-512/GH
جگر کی جملہ تکالیف کو دور کرنے اور ہر قسم کے یرقان سے بچاؤ یا اس کے بداثرات ختم کرنے کے علاوہ جگر کی طاقت کیلئے مؤثر دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

ربوہ میں طلوع وغروب 11۔ اکتوبر

طلوع فجر	4:42
طلوع آفتاب	6:06
زوال آفتاب	11:55
غروب آفتاب	5:43

روحی
ڈپریشن کی مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 -6211434

البشیرز
اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم پتوکی 049-4423173 -047-6214510

فرنچائز
Vfone ptcl evo
DSL کی بکنگ کروائیں VFone موبائل میں بھی دستیاب
EVO۔ Vfone Brandband کے ساتھ ہر وقت ہر جگہ دوران
سفر یا گھر پر MTA کی تیز ترین EVO انٹرنیٹ کی سہولت کے ساتھ
عبداللہ ٹیلی کام
نزد ناصر میڈیکل کمپلیکس
جلال پور روڈ حافظ آباد
چوہدری اعجاز احمد (ایگزیکٹو) 0333-8277774
Office:054-7425557 Fax:054-7523391
Email:ejaz_abdullahtelecom@hotmail.com

---

wallstreet
EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram INSTANT CASH Speed Remit CHOICE
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

PTCL-V فرنچائز
EVO,Brodband,Vfone ہر وقت ہر جگہ
MTA دوران سفر یا گھر میں تیز ترین EVO انٹرنیٹ
Vfone موبائل میں بھی دستیاب ہے۔
تحسین ٹیلی کام حافظ آباد روڈ پنڈی بھٹیاں
میاں طارق محمود بھٹی آفس 0547-531201,2
حافظ اعجاز احمد بھٹی 0300-7627313,0547415755

FR-10

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

خصوصی رعایتی پیکج
ڈیجیٹل پاور کلرڈ اپلر الٹرا ساؤنڈ
جدید آپریشن تھیٹر و لیبر روم
24 گھنٹے ایمرجنسی سروس کے ساتھ
بچے کی پیدائش ہو یا کسی بھی قسم کا آپریشن
CTG اور Fetal Doppler detector دوران
حمل بچے کے دل کی دھڑکن معلوم کرنے کیلئے
پیدائش کے تمام مراحل میں لیڈی ڈاکٹر کا Cover
پرائیویٹ روم۔ AC روم اٹیچڈ باتھ مریضوں کیلئے جدید لفٹ کا انتظام
بروز اتوار پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد ساغر سرجیکل سپیشلسٹ کی آمد
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ 0476213944 03156705199

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم
احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

KOHINOOR
STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled,Hot Rolled,Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua,Mian Mubarik Al
Tel:37630055-37650490-91 Fax:3763008
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویواون، واشنگ مشین، ٹی وی،
ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر
ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ
047-6214458

نیشنل الیکٹرونکس
ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔
آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو، کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین
کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور
042-37223228
37357309
0301-4020572
طالب دعا: منصور احمد شیخ

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
وقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern®
Seminar Study in
➜ CANADA ➜ UK
➜ AUSTRALIA ➜ USA
Meet the Official Representative of the universities/ colleges & get Admission & all other Information
Apply Now
For Jan/Feb Intake
➜ Hundreds of Programs in Top Level Universities & Colleges
➜ Work Allow During Study
17th Oct-Monday-11:30am to 6:30pm-PC Hotel Lahore-Board Room "D"
18th to 22nd Oct-11am to 5pm-Office Education Concern®
Education Concern® (British Council Trained Education Consultants)
(Foreign Education Advisors & Consultants for UK, USA, Canada & Australia)
67-C, Faisal Town, Lahore
35162310 / 03028411770
www.educationconcern.com / info@educationconcern.com
EC Education Concern®
Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern

---

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہیپاٹائٹس سی کا کامیاب علاج
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

سونے اور چاندی کے دلکش زیورات کا مرکز
GM میاں غلام مصطفیٰ جیولرز
میرک ضلع اوکاڑہ 044-2003444-2689125
طالب دعا
میاں غلام صابر
0345-7513444
0300-6950025

دلہن جیولرز
طالب دعا
قدیر احمد، حفیظ احمد
042-36625923
0332-4595317
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

---

بلڈنگ کنسٹرکشن
خدا تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ
سٹینڈرڈ بلڈرز کی ماہر اور تجربہ کار ٹیم کی زیرنگرانی لاہور میں اپنے گھر/ پلازہ/ ملٹی سٹوری بلڈنگ کی تعمیر لیبر ریٹ بمعہ میٹریل مناسب ریٹ پر کرائیں۔
رابطہ:۔ کرنل (ر) منصور احمد طارق، چوہدری نصر اللہ خان
0300-4155689, 0300-8420143
سٹینڈرڈ بلڈرز ڈیفنس لاہور
042-35821426,35803602,35923961